بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱
رجسٹرڈ ایل ۳۵
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ٭ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ ماہ تبلیغ ۔ ساڑھے دس بجے شب کی اطلاع ہے ۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اچھی ہے ۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت کیلئے احباب کرام باقاعدہ دعا کرتے رہیں ۔

دس بجے رات لاہور سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ۔ کہ سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کو کھانسی کی تکلیف بدستور ہے ۔ پتے کی جگہ پر درد ہے ۔ شام کو بخار بھی ہو جاتا ہے ۔ زخم سے ابھی مواد رِستا ہے ۔ دائیں کروٹ لیٹ نہیں سکتیں ۔ آج کرنل ہیز نے زخم کو چیرا دیا ۔ جس سے مواد نکل گیا ہے ۔ طبیعت میں گھبراہٹ بھی ہے ۔ احباب جماعت سیدہ موصوفہ کی صحت و عافیت کیلئے خاص طور پر دعائیں کریں ۔

نظارت تعلیم و تربیت نے مولوی قمر الدین صاحب کو چک ۵۶۵ اور ڈسکہ بعض تنازعات کے تصفیہ کے لئے بھیجا ہے

افسوس بابو عبد الواحد صاحب بٹالوی کی اہلیہ صاحبہ فوت ہو گئیں

جلد ۳۲ | ۴ ماہ تبلیغ ۱۳۲۳ ہش | ۸ صفر ۱۳۶۳ ھ | ۴ فروری ۱۹۴۴ء | نمبر ۳۰

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۸ صفر ۱۳۶۳ھ

سردار وریام سنگھ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کی ضلع گورداسپور سے تبدیلی

دوران جنگ میں ضلع گورداسپور میں مسٹر ہالیڈے بطور سپرنٹنڈنٹ پولیس متعین ہوئے ۔ ان سے پبلک بہت خوش تھی ۔ اور وہ بہت ہی دور اندیش اور انصاف پسند افسر تھے ۔ اُن میں ایک بڑی خوبی یہ تھی کہ انہوں نے پولیس کے ماتحت عملہ کو اپنے ضبط میں رکھا ہوا تھا ۔ اور افسران پولیس پبلک کے ساتھ کسی قسم کی زیادتی کرتے ہوئے ڈرتے تھے ۔ مسٹر ہالیڈے کے اس رویہ سے جرائم میں کوئی زیادتی نہ ہوئی ۔ نہ ہی ضلع میں کسی قسم کی بغاوت پھیلی ۔ بلکہ ضلع کا جنگی کام روز افزوں ترقی پذیر رہا ۔ اور ضلع گورداسپور کی بھرتی قابل ستائش اور لائق تحسین رہی ۔ کیونکہ ان ایام کے کام کے صلہ میں ضلع کے افسروں اور جماعت احمدیہ کے بعض افراد اور دیگر لوگوں کو انعامات اور خوشنودی کی چٹھیاں ملتی رہیں ۔ پھر مسٹر رِج صاحب تھوڑے عرصہ کے لئے آئے ۔ اور جلد ہی تبدیل ہو گئے ۔ اس کے بعد سردار وریام سنگھ صاحب متعین ہوئے ۔ ہمیں اس بات سے بڑی خوشی ہوئی ۔ کہ ضلع کے دونوں ذمہ دار افسر ہندوستانی ہیں ۔ اور ہم اپنے انگریز دوستوں پر ثابت کر دیں گے ۔ کہ ہم ہندوستانی ویسا ہی عمدہ کام کر سکتے ہیں ۔ جیسا کہ انگریز ۔ لیکن افسوس ہے ۔ کہ سردار صاحب نے

بہت جلد ہماری امیدوں پر پانی پھیر دیا ۔ کیونکہ ان کا طریق کار یہ تھا ۔ کہ اپنے ماتحت پولیس افسروں کی بہر حال مدد کی جائے ۔ خواہ وہ غلطی پر ہی ہوں ۔ اس کو وہ پولیس کا وقار قائم کرنے کے نام سے تعبیر کرتے تھے ۔ اور ایام جنگ میں جو ذہنیت بدل جاتی ہے ۔ اس سے فائدہ اٹھا کر پولیس کی باگیں بالکل ڈھیلی کر دی تھیں ۔ حالانکہ مصلحت وقت کو مدنظر رکھتے ہوئے انصاف کو ہاتھ سے چھوڑنا کسی صورت میں بھی کسی محکمہ یا قوم کے وقار کو قائم نہیں رکھ سکتا ۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی پوزیشن اس بات کی مقتضی ہے ۔ کہ وہ پبلک اور پولیس کے درمیان توازن قائم رکھے ۔ تاکہ ہر شخص کو اس بات کا یقین ہو ۔ کہ اس کے ساتھ انصاف کیا جائے گا ۔ ہم پولیس کے وقار کو قائم رکھنے کے مؤید ہیں لیکن اس بات کو نہیں بھولنا چاہیئے ۔ کہ جس طرح پبلک میں بدمعاش اور نا انصاف آدمی ہوتے ہیں اسی طرح پولیس میں بھی ظالم طبقہ ہوتا ہے ۔ اور اس کے ظلم کو روکنا ضروری ہوتا ہے ۔ اور محکمہ اپنا وقار اسی وقت تک قائم رکھ سکتا ہے ۔ جب تک وہ اپنا فرض منصبی صحیح رنگ میں ادا کرے ۔ ظالم اور گندے عنصر کے خلاف کارروائی کرے ۔ ورنہ وہ مقصد جس کے لئے پولیس کا محکمہ قائم کیا گیا

ہے ۔ ضائع ہو جاتا ہے ۔ مسٹر ہالیڈے یا مسٹر رِج کے زمانہ میں گورداسپور کے ضلع میں نہ تو جرائم میں زیادتی ہوئی ۔ اور نہ ہی علاقہ میں بغاوت پھیلی ۔ حالانکہ ان کے زمانہ میں کئی دفعہ ماتحت پولیس افسران کے خلاف کارروائی کی گئی ۔ اور غریب سے غریب آدمی کی بات مسٹر ہالیڈے نہایت توجہ اور شفقت سے سنتے تھے ۔ اور ضروری کارروائی کرتے ۔ ان کے ماتحت عملہ کا ایک بڑا حصہ بھی اُن کے رنگ میں رنگین ہو گیا تھا ۔ مگر سردار وریام سنگھ صاحب کی ذہنیت ایک معمولی سب انسپکٹر سے زیادہ معلوم نہیں ہوتی ۔ اکثر لوگوں کا یہ خیال ہے ۔ کہ سردار صاحب بہر حال پولیس کی مدد کرتے تھے ۔ اور اُن کے زمانہ کا ایک خاص واقعہ جماعت احمدیہ کے تیئیس افراد کے خلاف ڈیفنس آف انڈیا کا کیس چلانا ہے ۔ یہ قانون درحقیقت جنگی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت کو غیر معمولی اختیارات دیتا ہے ۔ رعایا حکومت پر اعتماد کرتی ہوئی کئی قسم کے اختیارات حکومت کو تفویض کر دیتی ہے ۔ قریباً قریباً ہر شخص کو ان اختیارات کے ماتحت گرفتار کیا جا سکتا ہے ۔ مگر حکومت سے یہ توقع کی جاتی ہے ۔ کہ وہ ان اختیارات کو ناگزیر حالات کے بغیر کبھی استعمال نہیں کرے گی ۔ لیکن اگر حکام میں سے بعض ناجائز فائدہ اٹھا کر لوگوں کی گرفتاریاں مشتبہ اصطلاحی غلطیوں کی بنا پر شروع کر دیں ۔ تو ملک میں کہرام برپا ہو جائے گا ۔ حکام کو جس قدر طاقت تفویض کی جاتی ہے ۔

اسی قدر اس کو زیادہ محتاط ہو کر استعمال کرنا چاہیئے ۔ لیکن بھامبڑی والے کیس میں ان باتوں کو مدنظر نہیں رکھا گیا جن لوگوں کا چالان کیا گیا ۔ ان میں سے بعض ایسے افراد ہیں جنہوں نے ہزاروں آدمی ڈیفنس آف انڈیا یعنی ہندوستان کی حفاظت کے لئے بطور ریکروٹ دئے ۔ مگر تعجب ہے ۔ کہ ان لوگوں کو تحفظ ہند کی خاطر گرفتار کیا گیا ۔ پھر یہ نزلہ قادیان کی جماعت پر ہی گرا ۔ حالانکہ قادیان کی احمدی آبادی نے جس قدر بھرتی دی ہے ۔ اس کی مثال تمام ضلع گورداسپور میں نہیں پائی جاتی ۔ یہاں کی احمدی آبادی دس اور گیارہ ہزار کے قریب ہے ۔ مگر یہاں سے بارہ سو کے قریب آدمی بھرتی ہو چکے ہیں ۔ جو بالکل غیر معمولی امر ہے ۔ جماعت احمدیہ کے افراد کی گرفتاری اس امر پر ہوئی ۔ کہ مجمع پانصد کے قریب تھا ۔ اور اس میں بعض لوگوں کے پاس چھڑیاں یا لاٹھیاں تھیں ۔ مگر اس طرح تو ہر ایک جمعہ کی جمعیت کو بھی گرفتار کیا جا سکتا ہے ۔ کیونکہ جمعہ عام طور پر بڑی بستیوں اور شہروں میں ہوتا ہے ۔ اور دیہاتی لوگ جو بعض آٹھ یا دس میل سے آتے ہیں ۔ لاٹھی بند ہوتے ہیں اس طرح قادیان ۔ لاہور ۔ امرتسر کے اکثر جمعہ کے نمازی گرفتار کئے جا سکتے ہیں ۔ ایک اور خصوصیت ان گرفتاریوں کی یہ تھی ۔ کہ واقعہ کے آٹھ ماہ بعد یہ کارروائی کی گئی ۔ جو فوجداری مقدمات کے لحاظ سے نہایت ہی حیرت انگیز ہے ۔

ہمیں اس بات کی خوشی ہے ۔ کہ آخر حکومت

ایڈیٹر ۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا ۔

تحریک جدید کی مالی قربانیوں کا وہ جہاد جس میں حصہ لینے والے اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے اسی طرح مستحق ہونگے جس طرح بدر کی جنگ میں شامل ہونے والے صحابہ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے مورد ہوئے" یاد رکھو! ہندوستان کی جماعتوں اور افراد کے لئے سال دہم کے جہاد میں شمولیت کی سعادت حاصل کرنے کا آخری موقعہ ۷ فروری تک ہے

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

لنڈن میں تبلیغ اسلام

مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس مبلغ و امام مسجد احمدیہ لنڈن نے ایرگراف کے ذریعہ جو تازہ رپورٹ بھیجی ہے وہ درج ذیل کی جاتی ہے۔

ایام زیر رپورٹ میں امیر فیصل وائسرائے آف مکہ اور ان کے بھائی امیر خالد نے ڈارچسٹر ہوٹل میں ریسپشن دیا۔ جس میں میں بھی شامل ہوا۔ مختلف اشخاص سے گفتگو ہوئی۔ ایک شامی تاجر مسٹر جفار سے بھی گفتگو ہوئی۔ انہوں نے کہا۔ میں نے آپ کے لیڈر کی یہ تحریک پڑھی ہے۔ کہ اگر انگریز ان سے دعا کے لئے درخواست کریں۔ تو ان کو فتح حاصل ہوگی۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر وہ نہ کریں۔ تو کیا پھر فتح نہیں ہوگی۔ میں نے کہا انہوں نے یہ بھی تو اس کے ساتھ فرمایا ہے۔ کہ ہم ان کی درخواست کئے بغیر بھی ان کی کامیابی کے لئے دعا کرتے ہیں۔ کیونکہ جہاں تک ہمارا علم کام کرتا ہے۔ اسلام اور احمدیت کا فائدہ انہی کی فتح میں ہے۔ البتہ دعا کے لئے درخواست کی صورت میں فتح یقینی ہے۔ پھر میں نے جنگ کے متعلق حضور کی بعض خوابوں کا ذکر کیا۔ تو انہوں نے کہا آجکل لوگ خوابوں وغیرہ کی پروا نہیں کرتے۔ بلکہ ان پر ہنستے ہیں۔ اس لئے میری نصیحت یہ ہے۔ کہ ایسی باتوں کو پیش نہ کیا جائے۔ میں نے کہا مخالفوں کی ہنسی سے ڈر کر حقائق کو چھوڑنا کیا عقلمندی ہے۔ پہلے سب لوگوں نے کب انبیاء کے الہامات اور خوابوں کو مان لیا تھا۔ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت کفار نے یہ نہ کہا بل قالوا اضغاث احلام۔ کہ یہ تو پراگندہ خوابیں ہیں۔ اور ہود علیہ السلام کی قوم نے کہہ دیا۔ ان هذا الاخلق الاولین۔ پھر سوچ کر انہوں نے کہا۔ اضغاث احلام تو سورۂ یوسف میں فرعون مصر کی خواب کے متعلق آیا ہے میں نے کہا سورۂ انبیاء میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد کے کفار کا قول مذکور ہے پھر میں نے کہا خواب سے اوپر کشف پھر الہام اور مکالمہ الٰہیہ کا درجہ ہے۔ یہ لوگ سب کا انکار کرتے ہیں۔ پھر آپ قرآن مجید کو بھی چھوڑ دیں یا ان کی ہنسی سے ڈر کر کس چیز کو آپ انکے سامنے پیش کریں گے۔ نیز سب سے پہلے مذہب کا مقصد اور تعریف معین کرنی چاہیئے اگر مذہب سے مراد خدا تعالےٰ تک پہونچنے اور اس کے قرب کے حصول کا راستہ ہے تو پھر قرب الٰہی کی کوئی علامت بھی ہونی چاہیئے۔ اور اس دنیا میں سوائے رویائے صالحہ کشوف اور مکالمہ الٰہیہ کے کوئی نہیں ہو سکتی۔ وہ کوئی معقول جواب نہ دے سکے۔

(۲) عید الاضحیٰ حسب معمول منائی گئی۔ ہولٹن پریس ایجنسی نے مڈل ایسٹ پریس کو رپورٹ بھیجی۔ لنڈن پریس میں بھی شائع ہوئی۔ صوبیدار سلیم اللہ صاحب سکاٹلینڈ سے عید میں شامل ہوئے۔ چوہدری عبد الہادی صاحب احمدی بکنہ پنڈوری ضلع کیمبل پور مسجد دیکھنے کے لئے آئے۔ چوہدری محمد اشرف صاحب بھی تشریف لائے۔ ان سب کے بخیریت منزل مقصود پر پہونچنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

چیچک کا ٹیکہ ضرور کرایا جائے

چیچک ایک نہایت موذی اور وبائی مرض ہے اور یا ہر سے اس کے پھیلنے کی اطلاعات آرہی ہیں۔ امسال ٹاؤن کمیٹی نے چیچک کے ٹیکہ کا خاص انتظام کیا ہے۔ جو دفتر ٹاؤن کمیٹی میں ۱۱ بجے سے ۱ بجے تک اوقات دفتر میں سوائے ایام تعطیلات کے روزانہ لگایا جاتا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ حفظ ماتقدم کے طور پر ضرور ٹیکہ کرالیں۔ خاص کر جن بچوں کو ایک بار بھی ٹیکہ نہیں کرایا گیا۔ انہیں ضرور کرانا چاہیئے۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی صحت و عافیت کے لئے دعا اور صدقہ

۲۳ جنوری لجنہ اماء اللہ نئی دہلی کا ایک خاص اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کے ان احسانات اور مساعی جمیلہ اور قربانیوں کا ذکر کیا گیا۔ جو آپ عورتوں کے واسطے کرتی رہتی ہیں۔ اور آپ کی صحت کے واسطے نمازوں میں بہت خشوع و خضوع کے ساتھ دعا کرنے کی تاکید کی گئی۔ اختتام جلسہ پر آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر اور ترقی درجات اور مہمات دینی کی کامیابی کے واسطے بہت لمبی دعا کی گئی۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ایک بکرا صدقہ کیا گیا۔ اور دس روپے مرکز میں برائے غرباء ارسال کئے گئے۔

راقمہ صغریٰ بیگم قدسیہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ دہلی

مصلح موعود کی پیشگوئی کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا دعوےٰ

"الفضل" کا ایک گزشتہ پرچہ جس میں مصلح موعود کی پیشگوئی کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبہ چھپا ہے۔ جس میں حضور نے خدا تعالےٰ سے خبر پا کر یہ دعوےٰ فرمایا ہے۔ کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضور ہی ہیں۔ ایک خاص پرچہ ہے۔ جس کا ہر احمدی کے پاس یا کم از کم ہر احمدی گھرانہ میں ہونا ضروری ہے۔ اس غرض سے یہ پرچہ زائد چھپوایا گیا ہے۔ احباب جماعت کو جس قدر ضرورت ہو جلد اطلاع دیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

تقرر عہدہ داران انصار جماعت سکندر آباد

مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ سکندر آباد دکن کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے۔ احباب جماعت ان کے فرائض منصبی کی انجام دہی میں ان کے ساتھ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(۱) زعیم۔ سیٹھ عبد اللہ الٰہدین صاحب
(۲) مہتمم تعلیم و تربیت۔ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی
(۳) مہتمم تبلیغ۔ سیٹھ علی محمد صاحب
(۴) مہتمم مال۔ سیٹھ فاضل بھائی صاحب
(۵) مہتمم عمومی۔ قاضی محمد رشید صاحب

نوٹ:۔ دیگر مجالس انصار اللہ بھی جلد از جلد اپنی اپنی مجالس کے لئے مہتمم وغیرہ مقرر کر کے اطلاع دیں۔ اور جہاں ابھی مجالس انصار اللہ قائم نہیں ہوئیں وہاں جلد قائم کر کے مرکز میں اطلاع دیں۔

شیر علی عفی عنہ صدر مرکزیہ مجلس انصار اللہ

تربیتی اور تبلیغی دورہ کا اعلان

خاکسار علاوہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ اور چک ۵۶۵ ضلع لائل پور کی جماعتوں کی اصلاحی اور تربیتی خدمات کے بعد موقعہ ملنے پر وزیر آباد، سیالکوٹ، بدوملہی، گھٹیالیاں بھی انشاء اللہ جائے گا۔ اور اگر فرصت ملی۔ تو دو تین دن کے لئے جماعت گجرات شہر کے ہاں بھی جاؤنگا

خاکسار۔ غلام رسول راجیکی

درس الحدیث — فرمودہ — حضرت میر محمد اسحاق صاحب

بیع سلم کے شرائط

آج کے درس میں بیع سلم کے متعلق بعض مسائل بیان کئے جاتے ہیں۔ بیع سلم ادھار کی بیع کا نام ہے۔ اور یہ ادھار دو طرح سے ہو سکتا ہے۔ بلحاظ مبیع یا بلحاظ زرثمن۔ بلحاظ زرثمن تو وہ ہے۔ جس کا رواج ہمارے ملک میں ہے۔ کہ شئے مبیع پہلے لے لی جاتی ہے۔ اور رقعہ دے دیا جاتا ہے۔ پھر تنخواہ وغیرہ ملنے پر بل ادا کر دیا جاتا ہے۔ اور بلحاظ مبیع ادھار اس طرح ہوتا ہے۔ کہ کسی شخص کو کچھ رقم معین پہلے دے دی جائے۔ اور مبیع چیز بعد میں لی جائے۔ اسی بیع کے متعلق اس باب میں ذکر ہے۔ اس بیع کے لئے بعض شرائط ہیں۔ جن کا پورا ہونا ضروری ہے۔ ورنہ بیع جائز نہیں ہوتی وہ شرائط اس حدیث میں مذکور ہیں۔

حدیث:۔ عن ابن عباس قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وھم یسلفون بالثمر السنتین والثلث فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اسلف فی شیٔ ففی کیل معلوم ووزن معلوم الی اجل معلوم

ترجمہ۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے۔ اہل مدینہ پھلوں کی بیع سلم دو دو، تین تین سال تک کیا کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی چیز میں بیع سلم کرے۔ اسے چاہیئے کہ کیل معلوم اور وزن معلوم اور اجل معلوم تک کرے۔

تشریح۔ اس حدیث میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیع سلم کے لئے تین شرائط بیان فرمائی ہیں۔ یعنی (۱) کیل معلوم (۲) وزن معلوم ہو (۳) اجل معلوم ہو۔ یہ شرائط خرید وفروخت میں جھگڑے اور نزاع کو دور کرنے کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ مثلاً ایک شخص زید ایک دوسرے شخص بکر کو ایک سو روپیہ دیتا ہے۔ اور بکر سے یہ عہد کرتا ہے کہ وہ اسے اسکے عوض فلاں تاریخ کو دس من یا بارہ من گندم دے۔ بعض علاقوں میں گندم وزن کے ساتھ فروخت ہوتی ہے۔ ان علاقوں میں اس قسم کی بیع کرتے وقت دس من یا بارہ من تول کی شرط ضروری ہے۔ لیکن بعض دیگر علاقوں میں گندم ماپ کے ساتھ فروخت ہوتی ہے۔ اس پیمانہ کو ٹوپہ کہتے ہیں۔ ایسے علاقہ میں بیع سلم میں یہ شرط کرنی ضروری ہوگی۔ کہ گندم ماپ کے ساتھ لی جائے گی۔ اگر یہ شرط پہلے سے نہ ہو۔ تو جب مشتری گندم لینے لگے۔ اس وقت جھگڑا پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ مشتری کہے۔ کہ میں ماپ کے ساتھ لوں گا۔ لیکن بائع کہے۔ کہ میں وزن کے ساتھ دوں گا۔ یا بعد کے جھگڑے کو مٹانے کے لئے اسلام ہمیں قبل از وقت اس شرط کو مکمل کرنے کا حکم دیتا ہے۔ پھر ماپ اور وزن میں فرق ہوتا ہے۔ اس فرق کی تشریح بھی بیع کرنے کے وقت ہو جانی ضروری ہے۔ مثلاً بعض علاقوں میں سیر پختہ استعمال ہوتا ہے۔ اور بعض میں کچا سیر۔ اسی طرح بعض علاقوں میں ٹوپہ اڑھائی سیر کا ہوتا ہے۔ اور بعض میں دو سیر کا۔ پس اس امر کی تعیین بھی پہلے سے ہو جانی ضروری ہے۔ کہ بائع سیر کچا کے حساب سے دیگا یا پکا کے حساب سے ٹوپہ اڑھائی سیر کا ہوگا یا دو سیر کا۔ اگر اس امر کا فیصلہ بیع کرتے وقت نہ کیا جائے۔ تو بیع ناجائز ہوگی۔ کیونکہ اس میں جھگڑے کا احتمال ہے۔ اسی طرح میعاد بھی پہلے سے مقرر ہونی چاہیئے۔ کیونکہ اگر میعاد مقرر نہ ہو۔ تو اس امر کا جھگڑا ہوگا۔ بائع زیادہ میعاد کی خواہش کرے گا۔ اور مشتری اپنی ضرورت کے مطابق جلدی طلب کرے گا۔ پس یہ بھی فیصلہ پہلے سے ہو جانا ضروری ہے کہ شئے مبیع کس تاریخ تک یا کس تاریخ کو مشتری کے قبضہ میں دی جائے گی

بیع سلم اور سٹہ میں فرق

بعض لوگ بیع سلم کی حقیقت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے اس میں اور سٹہ میں کچھ فرق نہیں کرتے۔ اور محض اپنی کم علمی کی وجہ سے اسے اعتراضات کا نشانہ بناتے ہیں۔ حالانکہ ان ہر دو کے بنیادی اصول میں بعد المشرقین ہے بیع سلم میں مشتری کا مقصود شئی مبیع لینا ہوتا ہے۔ اور بائع کا فرض اس چیز کو وقت مقررہ پر پہنچانا ہوتا ہے۔ برعکس سٹہ کے کہ اس میں بیع ہوتی ہی نہیں۔ بلکہ وہ ایک قمار بازی ہے۔ جس میں اصل مقصود منافع لینا ہوتا ہے یا نقصان دینا۔ شئی مبیع کا سودہ میں صرف ذکر ہی ذکر ہوتا ہے۔ نہ لینے والے کا مقصد یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ چیز لے نہ دینے والے کا یہ مقصد ہوتا ہے۔ کہ وہ چیز دے گا اور یہ جوا ہے۔ جس سے اسلام نے منع کیا ہے مزید وضاحت کے لئے اس کی تشریح یہ ہے۔ کہ سٹہ اس طرح پر ہوتا ہے کہ ایک شخص زید سٹے کے دفتر میں جاتا ہے۔ اور ایک چیز کے بھاؤ کے اتار چڑھاؤ کے متعلق خود یا دلالوں کے ذریعہ سے واقفیت حاصل کرتا ہے۔ پھر اس چیز کا فرضی سودا کرتا ہے۔ مثلاً گندم کو ہی لے لو۔ زید یہ معلوم کرکے کہ گندم اس وقت مثلاً آٹھ روپے ہے۔ اور آئندہ فصل میں اس کا بھاؤ چڑھ جانے کی امید ہے۔ ایک دوسرے شخص بکر سے جو کہ اسی طرح صرف تماشہ کے طور پر ہی وہاں گیا ہوتا ہے۔ ایک فرضی سودا کرتا ہے۔ کہ اگلی فصل پر مجھے دس ہزار من گندم اس بھاؤ پر دو۔ مثلاً ۱۰ روپے فی من مقرر ہوتا ہے۔ پھر جب فصل اٹھتی ہے۔ تو گندم کا بھاؤ مثلاً ۱۲ روپے ہے۔ تو زید بکر سے کہتا ہے۔ کہ بھاؤ اصل سودے دو روپیہ فی من زیادہ ہے۔ اس لئے تم دو روپیہ فی من کے حساب سے دس ہزار من کی زائد رقم دے دو لیکن اگر قیمت گر جائے۔ اور اس مقررہ سودے سے کم ہو۔ مثلاً ۸ روپے ہو جائے تو بکر زید سے کہتا ہے۔ کہ بھاؤ گر گیا ہے۔ اس لئے دو روپیہ فی من کے حساب سے دس ہزار من کی زائد رقم دیدو۔ پس سودا کرتے وقت نہ تو زید کے ذہن میں یہ تھا کہ اس نے گندم لینی ہے اور نہ بکر کے ذہن میں یہ بات تھی۔ کہ اس نے گندم دینی ہے۔ وہ دونوں وہاں صرف اس غرض کو گئے۔ اور آپس میں صرف اس غرض سے سودا کیا کہ فصل اٹھنے کے بعد بھاؤ کو دیکھ کر جو فرق ہوگا۔ وہ ایک دوسرے سے لے لیا جائیگا۔ اسلام نے جوا اس لئے حرام قرار دیا ہے۔ کہ اس میں کسی انسان کی محنت کا دخل نہیں۔ بلکہ محض اتفاق پر ہی لین دین ہوتا ہے۔ اور سٹہ جس کی تشریح کی گئی ہے۔ اسمیں بھی محنت کا دخل نہیں ہے۔ ہر دو چانس کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔ اور وقت آنے پر بھاؤ کے مطابق کمی بیشی ایک دوسرے سے لے لیتے ہیں۔ اس لئے محنت نہ کرنے اور محض اتفاق پر کاروبار کرنے کی وجہ سے اسلامی اصول کے مطابق سٹہ حرام ہے۔ بخلاف بیع سلم کے کہ اس میں زید اپنی حقیقی ضرورت کے ماتحت بکر کو روپیہ پیشگی دیتا ہے۔ اور بکر یہ سمجھ کر روپیہ لیتا ہے۔ کہ اس نے گندم دینی ہے۔ وہ وقت مقررہ پر گندم اکٹھی کرتا ہے۔ اور زید کے گھر یا مقررہ جگہ پر محنت اور مشقت کے بعد پہنچاتا ہے۔ پس ان ہر دو کے اصول میں فرق ہے۔ اور اسی فرق کی وجہ سے بیع سلم جائز ہے اور سٹہ ناجائز۔

فقہا کے نزدیک بیع سلم کے شرائط

بیان کردہ حدیث میں اور دیگر احادیث بخاری شریف کے اس باب میں بیان ہوئی ہیں تین شرائط بیع سلم کی بیان کی گئی ہیں۔ لیکن فقہاء کے نزدیک بعض اور بھی شرائط ہیں۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک سات شرائط ہیں (۱) جنس معلوم ہو یعنی گندم یا جو یا چنے کا ذکر ہو۔ (۲) نوع معلوم ہو یعنی بارانی زمین کی یا چاہی کی (۳) صفت معلوم ہو یعنی سرخ یا سفید نمبر ۹۵ یا دیسی وغیرہ (۴) مقدار معلوم ہو یعنی دس یا بیس من (۵) اجل معلوم ہو یعنی فلاں تاریخ کو یا فلاں تاریخ تک وغیرہ (۶) زرثمن معلوم ہو یعنی اتنی گندم کے لئے اتنی قیمت ہوگی۔ (۷) جگہ معلوم ہو یعنی فلاں جگہ یہ چیز پہنچ جانی چاہیئے۔ بعض فقہاء کے نزدیک دس شرائط ہیں یعنی کیل والی چیز میں کیل معلوم ہو۔ اور وزن والی چیز میں وزن معلوم ہو۔ جس کی تشریح اوپر بیان ہو چکی ہے اور ماپ والی چیز میں ماپ معلوم ہو وغیرہ۔

ان احکام سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی شریعت نے بیع سلم پر کس قدر پابندیاں عائد کی ہیں۔ لیکن جو لوگ اسے سٹہ کے مترادف سمجھتے ہیں۔ وہ سٹہ کے متعلق اس قسم کی قیود بتا نہیں سکتے۔

حدیث۔ حدثنا محمد بن ابی المجالد قال بعثنی عبد اللہ بن شداد و ابو بردۃ الی عبد اللہ بن ابی اوفی فقالا اسئلہ ھل کان اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسلفون فی الحنطۃ۔ فقال عبد اللہ کنا نسلف نبیط اھل الشام فی الحنطۃ والشعیر والزبیب فی کیل معلوم الی اجل معلوم

قلتُ اِلیٰ من کان اصلہٗ عندہٗ قال ماکنا نسئلھم عن ذالک ثم بعثانی الیٰ عبد الرحمٰن بن ابزیٰ فسألتہٗ فقال کان اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم یسلفون فی عہد النبی صلے اللہ علیہ وسلم ولم یسألھم الھم حرث ام لا۔

ترجمہ:۔ محمد بن ابی مجالا نے بیان کیا۔ کہ مجھے عبد اللہ بن شداد اور ابو بردہ نے عبد اللہ بن ابی اوفی کی طرف بھیجا۔ اور کہا کہ ان سے دریافت کرو۔ کہ کیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب آپ کے عہد میں گندم کی بیع سلم کیا کرتے تھے۔ عبد اللہ بن ابی مجالا نے بیان کیا۔ کہ ہم شام کے قبطیوں سے گندم اور جو اور منقیٰ کی بیع سلم کیا کرتے تھے۔ اور ماپ اور مدت معین کر لیا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا۔ کیا ایسے لوگوں سے بیع سلم کیا کرتے تھے۔ جن کے پاس اس وقت فی الحقیقت گندم ہوتی تھی؟ انہوں نے جواب دیا۔ کہ ہم اس کے متعلق اُن سے دریافت بھی نہیں کرتے تھے۔ (کہ ان کے پاس گندم ہے یا نہیں) پھر ان دونوں نے مجھے عبد الرحمٰن بن ابزیٰ کی طرف بھیجا۔ میں نے اُن سے بھی اس کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی آپ کے زمانہ میں بیع سلم کیا کرتے تھے۔ اور اُن سے دریافت بھی نہیں کرتے تھے۔ کہ کیا اُن کے پاس کھیتی ہے یا نہیں۔

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بیع سلم ایسے شخص کے ساتھ بھی جائز ہے۔ جس کے پاس جنس موجود نہ ہو۔ یا وہ عملاً اس جنس کی زراعت کا کام نہ کرتا ہو۔ یہ رخصت جو بیع سلم میں دی گئی ہے۔ قابل اعتراض نہیں۔ بلکہ اس رخصت کے ذریعے سے تجارت کو وسیع کیا گیا ہے۔ اگر یہ پابندی عائد کر دی جاتی۔ کہ بیع سلم صرف زمینداروں سے ہی کرنی جائز ہے۔ تو اجناس خوردنی کی تجارت صرف زمینداروں تک ہی محدود ہو جاتی اور اس میں خریداروں کو بہت دقت کا سامنا ہوتا۔ تاجر لوگ جن کے پاس روپیہ کافی ہوتا ہے۔ اور وہ زمینداری کا کام نہیں کرتے۔ ان کے ذریعہ بیع سلم کرنے میں بہت سی سہولتیں میسر ہو سکتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ جس شخص کو کثیر مقدار میں گندم کی ضرورت ہو۔ وہ اگر زمیندار کے ذریعہ سے اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ تو بسا اوقات زمیندار سے اس کی ضرورت کے مطابق گندم میسر نہ آسکے گی۔ جیسے آج کل گورنمنٹ فوجوں کے لئے گندم یا دیگر اجناس کے ٹھیکے کرتی ہے۔ اور اسے اس غرض کے لئے کئی کئی لاکھ من اجناس کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر وہ زمینداروں کے ذریعہ بیع سلم کرتی۔ تو کبھی اس کی ضرورت پوری نہ ہو سکتی۔ اب وہ ٹھیکیداروں کے ذریعہ سودا کرتی ہے ٹھیکیدار منڈیوں سے گندم بھروا کر گورنمنٹ کا ٹھیکہ پورا کر دیتے ہیں۔ پس یہ رخصت تجارت کو فروغ دینے اور بائع اور مشتری کو تکلیف سے بچانے کی غرض سے دی گئی۔ جو کہ عین قرین مصلحت ہے۔

اسی ضمن میں ایک بات اور بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ بیع سلم میں مشتری سے اگر وہ قیمت ادا نہ کرے یا بائع سے اس خوف سے کہ وہ قیمت لیکر شئی مبیع نہیں دے گا۔ ضمانت لینی یا کوئی چیز رہن رکھ لینی جائز ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔ کہ اشتریٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاماً من یھودیٍ بنسیئۃٍ ورھنہ درعاً لہٗ من حدید۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے کچھ گندم خریدی اور اس کی قیمت کے عوض میں اپنی ایک لوہے کی ذرع اس کے پاس رہن رکھ دی۔

بیان کردہ ہر دو قسم کی ضمانتیں آجکل تجارت میں رائج ہیں۔ اور اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔ لوگ سودا خریدتے ہیں۔ اور قیمت کے عوض میں رقعہ دے دیتے ہیں۔ پھر قیمت ادا کر کے رقعہ واپس لے لیتے ہیں۔ گویا وہ رقعہ بھی ایک قسم کی ضمانت ہوتی ہے۔ جو بائع بصورت انکار عدالت میں یا کسی دوسری جگہ پیش کر کے اپنی رقم وصول کر سکتا ہے۔

اسی طرح بائع کی ضمانت کا رواج بھی عام ہے۔ گورنمنٹ ٹھیکیداروں کو ٹھیکہ دیتی ہے۔ لیکن اس سے قبل وہ تسلی کر لیتی ہے۔ کہ ٹھیکیدار کے پاس اتنی رقم ہو تا کہ نقصان کی صورت میں کمی کو پورا کر سکے بعض اوقات پیشگی رقم ضمانت کی لے لیتی ہے بعض اوقات کسی دوسرے با اعتبار شخص کی ضمانت لے لیتی ہے۔ تاکہ اسکو بھی تسلی ہو جائے۔ کہ ٹھیکیدار رقم لیکر خورد برد نہیں کریگا۔ بعض لوگ اس ضمانت یا کفالت کو اپنی ہتک تصور کرتے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ یہ اسلامی اصول کے مطابق ہے۔ اور اس سے کسی شخص کی ہتک یا ذلت نہیں ہوتی۔

مرتبہ محمد احمد ثاقب واقف زندگی تحریک جدید۔

بہاؤ نگر اسٹیٹ (کاٹھیاواڑ) میں احمدی مبلغ کے لیکچر

۱۷ر جنوری کی شب کو نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ہدایات کے ماتحت جناب مولوی عبد المالک صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ بہاؤ نگر اسٹیشن پر پہنچے۔ یہاں ہم صرف چار احمدی ہیں۔ مولوی صاحب کے قیام و طعام کا انتظام اسٹیٹ گیسٹ ہوس میں کیا گیا۔ اس انتظام میں جناب عبد الحمید صاحب پرشین ٹیچر نے ہماری بہت امداد فرمائی۔ اور ہم نائب دیوان جناب مسٹر سورتی صاحب کے بے حد ممنون ہیں۔ کہ انہوں نے ازراہ نوازش ہمارے معزز مہمان کو گیسٹ ہاؤس میں قیام کی اجازت دی۔ مولوی صاحب موصوف نے شہر کے معززین سے ملاقات کی۔ اور احمدیت کی تعلیم کے متعلق گفتگو کی۔

تھیوسوفیکل لاج کی طرف سے محترمہ کملا بہن ٹھکر نے آپ کے تین پبلک لیکچروں کا انتظام کیا۔ اور ایک اشتہار شائع کیا۔ یہ لیکچر ۲۰-۲۱-۲۲ر جنوری کو لاج کے صحن میں زیر صدارت جناب ہرجیونداس صاحب مستہ وزیر تعلیم بہاؤ نگر ہوئے۔ ہندو مسلم پارسی بہت سے احباب شریک ہوئے۔ اور تینوں دن بہت معقول حاضری رہی۔ پہلے دن مولوی صاحب کی تقریر کا عنوان بین الاقوامی اتحاد کے بارہ میں سلسلہ احمدیہ کی تعلیمات پر تھا۔ جس میں آپ نے دس اصول قرآن کریم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں پیش کئے۔ یہ تقریر خصوصیت کے ساتھ پسند کی گئی۔ صاحب صدر نے تعریفی کلمات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اگر اس قسم کے خیالات سارے ہندوستان میں پیدا ہو جائیں۔ تو یقیناً یہ ہمارے ملک کے لئے بہت مفید ہو۔ دوسرے دن آپ کی تقریر ہستی باری تعالےٰ اور اسلام کے موضوع پر ہوئی جس میں آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب حقیقۃ الوحی سے خدا کی ہستی کے چار دلائل پیش کئے۔ اور بتایا کہ حضرت اقدس کی آمد کا مقصد اس دنیا میں یہی ہے۔ کہ انسان کا خدا کے ساتھ تعلق پیدا ہو۔ نیز بتایا کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ سے تعلق کیونکر ہو سکتا ہے۔ حقوق اللہ کے علاوہ آپ نے حقوق العباد کے متعلق بھی تفصیلی روشنی ڈال کر بتایا۔ کہ یہی احمدیت یا حقیقی اسلام ہے۔ آپ کی یہ تقریر نہایت عالمانہ اور روح پرور تھی۔ تمام لوگ دلچسپی کے ساتھ ڈیڑھ گھنٹہ تک سنتے رہے۔ صاحب صدر نے تقریر کے بعد فرمایا۔ معزز مقرر نے یہ تقریر زبان قال سے نہیں بلکہ زبان حال سے کی ہے۔ اور اپنی ہر بات کو دلائل سے واضح کیا ہے۔ میں تو اس تقریر کو سنکر یہی سمجھا ہوں۔ کہ اس نے خدا کو پا لیا۔ اس لئے میں اسکو سلام کرتا ہوں۔ ایک تعلیم یافتہ مسلمان نے مولوی صاحب کو مبارکباد پیش کی۔ اور کہا کہ جن باتوں کو میں سمجھنا چاہتا تھا۔ وہ آج مجھے معلوم ہوئیں۔ تمام شہر میں اس کا چرچا ہو گیا۔ تیسرے دن آپ نے "مقصد بعثت انبیاء اور ان کی صداقت کا معیار" کے موضوع پر تقریر کی جس میں قرآن کریم سے بائیبل گیتا اور گورو گرنتھ صاحب سے چار معیار صداقت پیش کئے۔ کہ ان کے ذریعہ ہم ایک مامور من اللہ کی صداقت معلوم کر سکتے ہیں۔ آپ نے سیاسی و دنیوی لیڈروں اور نبیوں میں فرق بھی بتلایا۔ اور سمجھایا۔ کہ دنیا کی ترقی نبی کے ساتھ وابستہ ہے۔ اس تقریر پر بعض مسلمانوں نے شور و شر کیا۔ لیکن صاحب صدر و دیگر معززین نے معاملہ کو سلجھا دیا۔ صاحب صدر نے صدارتی تقریر میں فرمایا۔ کہ جو کچھ تقریر میں کہا گیا ہے۔ وہ بالکل درست ہے۔ اور یقیناً آج بھی اور آئندہ بھی جب دنیا کو کسی آسمانی مصلح کی ضرورت ہو گی۔ خدا کے نبی آتے رہیں گے۔ بعض ناسمجھ مسلمانوں کی اس کارروائی پر سوسائٹی کے ممبروں کو تعجب ہوا۔ اور تعلیم یافتہ مسلم پبلک کو بھی اس پر رنج ہوا۔ صاحب صدر نے کہا کیا مسلمان ایسا ہی کرتے ہیں۔ اور لوگوں کو کہا۔ کہ ان حالات میں بے شک نبی کی ضرورت ہے۔

مولوی صاحب موصوف یہاں آٹھ دن رہے۔ اور لوگوں کو پیغام احمدیت پہنچاتے رہے۔ خدا کے فضل سے لوگوں کو یہ معلوم ہو گیا۔ کہ احمدی مقررین جو بات کہتے ہیں۔ اس کے ساتھ پختہ عقلی و نقلی دلائل رکھتے ہیں۔ آپ کی یہ

تقریر میں سلسلہ کی عظمت و وقار کے قیام کا موجب بنیں۔ اور ایک صاحب بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک آپ نے اپنے دوران قیام میں جماعت کی تنظیم بھی کی۔ اور سلسلہ کے کاموں کے متعلق ضروری ہدایات دیں۔ جو جماعت کی تعلیم و تربیت و تبلیغ و تنظیم سے متعلق تھیں۔

بھاؤ نگر کی سرزمین میں یہ پہلا موقعہ تھا کہ مرکز کے ایک مبلغ نے یہاں لیکچر دئے۔ ہم لوگ یہاں بہت تھوڑے ہیں۔ زمین بہت سنگلاخ ہے۔ احباب جماعت اس علاقہ میں بھی احمدیت کی ترقی کے لئے دعا فرماویں۔ تا وہ رحمت خداوندی جو قادیان کی سرزمین پر سے ظاہر ہوئی۔ اس کی بارش ہمارے اس علاقہ کے خشک کھیتوں کو بھی سیراب کرے۔ اور سعید روحیں جلد تر شگفتہ ہو کر حلقہ بگوش احمدیت ہوں۔

ہم ممبران جماعت احمدیہ بھاؤ نگر سوسائٹی اور صاحب صدر کے ممنون ہیں کہ انہوں نے ہمارے مبلغ کو لیکچر دینے کا موقعہ دیا۔ اور نظارت دعوۃ و تبلیغ کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔

شیر محمد سکرٹری تبلیغ بھاؤ نگر۔ کاٹھیاواڑ

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۷۱۲۴ منکہ فاطمہ بی بی زوجہ محمد عنایت اللہ صاحب قوم راجپوت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن پکیواں ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ / ۱ / ۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد مبلغ تین صد روپیہ حق مہر میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جس کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں ۱/۱۰ حصہ ادا کر دوں تو میری رقم ادا ہوگی۔ اور میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ:۔ فاطمہ بی بی موصیہ گواہ شد:۔ ماسٹر محمد عنایت اللہ۔ گواہ شد:۔ محمد منشی مبلغ مقامی تبلیغ۔

۷۱۲۵ منکہ اللہ دتہ ولد اللہ جوایا قوم راجپوت کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ / ۱ / ۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد ۱۸/- روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ اللہ دتا بقلم خود ملتانی دارالبرکات شرقی۔ گواہ شد:۔ وزیر محمد۔ گواہ شد:۔ نذر محمد ملتانی۔ گواہ شد:۔ عطا محمد صدر دارالبرکات شرقی

۷۱۲۶ منکہ اللہ جوائی زوجہ میاں اللہ دتہ صاحب ملتانی قوم بھٹی راجپوت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت خلافت ثانیہ ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ / ۱ / ۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد صرف میرا مہر یکصد روپیہ ہے جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اس کے سوا نہ کوئی زیور ہے اور نہ کوئی اور جائیداد ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ:۔ اللہ جوائی موصیہ دارالبرکات شرقی۔ گواہ شد:۔ اللہ دتہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ نذر محمد ملتانی۔

۷۱۲۷ منکہ اللہ بخش ولد مہر رحمت اللہ عرف رحمان قوم ارائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بھیر دیپچو ڈاکخانہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ / ۱ / ۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اسوقت جائیداد اراضی چاہی دو کنال ۳۰۰/- روپے اور اراضی بارانی رہن بالعوض ۳۰۰/- روپے۔ اور مکانات سکونتی ۱۰۰/- یعنی کل جائیداد ۷۰۰/- روپیہ کی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس طرح میری یہ وصیت جائیداد کی ہی بیشی پر حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو۔ اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں ۱۰ روپے سالانہ کے حساب سے قسط ادا کرونگا۔ العبد:۔ اللہ بخش موصی۔ گواہ شد:۔ احمد الدین بقلم خود گواہ شد:۔ سلطان علی سکرٹری مال۔

۷۱۲۸ منکہ رحیم بی بی زوجہ چوہدری عنایت اللہ صاحب ٹھکرا پیشہ زمیندارہ عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۸ء ساکن چک ۵۶۵ ڈاکخانہ گنگا پور ضلع لائلپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ / ۱ / ۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ مبلغ ۳۲/- روپے حق مہر تھا۔ جو میں نے وصول پالیا ہے۔ میرے زیورات میرے خاوند نے فروخت کر دئیے تھے۔ جن کی قیمت مبلغ ڈیڑھ صد روپیہ تھی۔ ان کا مبلغ ۱۸۲/- روپے کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر کوئی رقم بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اسپر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ:۔ رحیم بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ چوہدری محمد علی چک ۵۶۵ گواہ شد:۔ شکر اللہ مدرس تحریک جدید واقف زندگی چک ۵۶۵

اعلان

ہمارے پاس لکڑی برائے عمارت از قسم آم و جامن و بلے اور دیگر کارآمد لکڑی برائے تعمیرات مکان موجود ہے۔ نیز لکڑی برائے ایندھن ۱۲/ فی من کے حساب سے قابل فروخت کافی مقدار میں ہے۔ جن دوستوں کو ضرورت ہو۔ وہ باغ متصل مقبرہ بہشتی میں تشریف لا کر حسب پسند خرید سکتے ہیں۔

خاکسار شیخ محمد ابراہیم علی عرفانی قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲ر فروری۔ روم سے بھاگنے والے اطالویوں کا بیان ہے کہ جرمنوں نے روم کو قریب قریب خالی کر دیا ہے۔ انہوں نے پیچھے کچھ پہرہ دار چھوڑے ہیں۔ خاص خاص عمارتوں کو ڈائنامیٹ کے ذریعہ اڑایا جا رہا ہے۔ ٹینکوں اور پیادہ فوج نے گستوف لائن کے شروع کے پشتوں کو آگ لگا دی ہے اور کیسینو سے ایک میل کے اندر پہنچ گئے ہیں۔ فیلڈ مارشل کیسر لنگ نے گستوف لائن کا معائنہ کیا۔ اور ہٹلر کے تازہ آرڈر کی بنا پر کمانداروں کو حکم دیا کہ وہ سپاہیوں سے کہہ دیں کہ ہر قیمت پر اپنی جگہ پر جمے رہیں۔ اس آرڈر میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ جرمن کمان اسوقت تک گستافو لائن پر جم کر لڑے گی اور اس کی حفاظت کرے گی۔ جب تک روم کے شمال میں کوئی مزید استحکام نہ تیار ہو جائے اور روم کے جنوب سے بڑھنے والی اتحادی فوجوں کو روک نہ لیا جائے۔

قاہرہ ۲ر فروری۔ قاہرہ کو دنیا کی بہت بڑی ہوائی چھاؤنیوں میں جگہ دی جا رہی ہے۔ اور اس بات کا اہتمام کیا جا رہا ہے کہ یہ ایک بہت اہم چھاؤنی بن جائے۔ جمعہ کے دن سر این عثمان پاشا وزیر مالیات نے ستر ملین پونڈ کا بجٹ پیش کیا اور پارلیمنٹ نے اسس کو منظور کر لیا۔

لاہور ۲ر فروری۔ اورینٹ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ پنجاب اردو کانفرنس کا اجلاس لاہور میں اپریل کے آخری ہفتہ میں منعقد ہوگا جسٹس سر محمد ظفر اللہ خان صاحب صدارت کریں گے۔

ہری پور ۲ر فروری کل گوردوارہ سنگھ سبھا کا ماتا موتی دیوی نے ایک بھاری مجمع کے سامنے جلے ہوئے گوردوارہ کی نئی عمارت کا پتھر رکھا۔ سردار اجیت سنگھ وزیر سرحد اور ماسٹر تارا سنگھ نے تقریریں کیں۔ سردار اجیت سنگھ نے ذمہ دار مسلم لیڈروں اور اخبارات کی تعریف کی۔ کہ انہوں نے مسلمان فسادیوں کی پُرزور مذمت کی ہے۔ مسلح پولیس اور فوج شہر میں تعینات تھی۔ گرمتھ صاحب کی ایک کاپی خان بہادر جلال الدین نے پیش کی۔ اور اکھنڈ پاٹھ کا سارا خرچ ایک مسلمان سید پیر جلال نے برداشت کیا۔ پیر کامران ایم۔ ایل۔ اے نے دیوان میں تقریر کرتے ہوئے ہری پور کے سانحہ کی مذمت کی۔ ماسٹر تارا سنگھ نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہری پور کے سانحہ کا ایک پہلو جو میری تسکین کا موجب ہوا ہے یہ ہے کہ ذمہ دار مسلمان لیڈروں اور پریس نے اپنے ہم مذہبوں کی پُرزور مذمت کی ہے۔

لنڈن ۲ر فروری۔ روم کے نزدیک ساحل پر اتحادیوں کے چھ ڈویژن اترے تھے۔ انہیں بھاری توپوں کی کمک پہنچ گئی ہے۔ دریں اثنا سمندری جہاز جرمن توپوں پر گولہ باری کر رہے ہیں۔ جنوب میں گستولائن سے جرمن فوجیں روم کے جنوب میں ہٹ گئی ہیں۔

بمبئی ۲ر فروری۔ برطانیہ کا مانچسٹر چیمبر آف کامرس اس تجویز پر غور کر رہا ہے۔ کہ ہندوستان میں برطانوی کارخانوں کے سوتی کپڑے کا سیلاب لا دیا جائے۔

واشنگٹن ۲ر فروری۔ کوریائی نیشنل فرنٹ فیڈریشن کو اطلاع ملی ہے کہ جاپانی گورنمنٹ اس توقع سے کہ اسے اکیلا لڑنا پڑے گا۔ ملک کو تیار کر رہی ہے۔

برلن ۲ر فروری۔ جرمن نیوز ایجنسی کے نامہ نگار نے تسلیم کر لیا ہے کہ روما کے جنوب میں امریکن فوجوں کا دباؤ بڑھ گیا ہے اور جرمنوں نے اپنی حفاظت کے لئے نئی لائن بنالی ہے۔ اس وقت جرمن فوجیں البانو کے جنوب میں ہیں۔

لنڈن ۲ر فروری۔ امریکہ کے بھاری بمباروں نے شمالی اٹلی میں گذشتہ ۴۸ گھنٹوں میں ۲۹۰۰ ٹن بم گرائے۔ دو دنوں میں ۲۲۵ ہوائی جہازوں کو برباد کیا گیا امریکنوں کے ۴۵ بمبار اور ۲۱ لڑاکے جہاز کام آئے۔

لنڈن ۲ر فروری۔ روما کے مغرب میں اتحادیوں کی طرف سے جو نیا حملہ ہوا ہے۔ اس میں جرمنوں کی لاشیں ہی لاشیں سڑکوں پر نظر آتی ہیں۔ وہ زبردست مزاحمت کر رہے ہیں۔

ماسکو ۲ر فروری۔ لینن گراڈ کے مغرب میں بڑھتی ہوئی روسی فوجوں نے جرمنوں کے پاؤں اکھاڑ دیئے ہیں۔ مگر جنوبی اور مشرقی علاقہ میں تو جرمن بالکل کٹ گئے ہیں لینن گراڈ ماسکو ریلوے کے مغرب میں ۲۰ میل کا فاصلہ ٹریفک کے لئے کھل گیا ہے۔ کیونکہ جرمن فوجیں لیوبان تک پیچھے ہٹ آئی ہیں۔ جنوب میں روسی فوجیں ۲۵۰ میل تک بڑھ گئی ہے۔

انقرہ ۲ر فروری۔ ترکی کا ۲۵ ہزار کی آبادی کا شہر گیرڈے زلزلہ میں جو پچاس سیکنڈ جاری رہا۔ تباہ ہو گیا ہے۔ زلزلہ کا شور سارے ترکی میں سنا گیا۔ بہت سے آدمی ہلاک و زخمی ہو گئے ہیں۔

کلکتہ ۲ر فروری۔ ۱۰ر جنوری کو کلکتہ یونیورسٹی کے سینٹ نے اسلامیہ کالج کے سابق پرنسپل مسٹر اے ایچ ہارلے کی جو کسی زمانہ میں کلکتہ یونیورسٹی کے سینٹ رہ چکے ہیں۔ موت پر تعزیتی جلسہ کر کے ماتمی ریزولیوشن پاس کر کے ان کے بیٹے کے پاس بھیج دیا۔ مگر افسران یونیورسٹی کے تعجب کی کوئی حد نہ رہی جب انکے لڑکے نے خود حاضر ہو کر انہیں یہ اطلاع دی کہ انکے والد بزرگوار زندہ ہیں۔

نیویارک ۲ر فروری۔ امریکہ کی ہندوستانی قحط ریلیف کمیٹی کا بیان ہے کہ عنقریب ہندوستان کے قحط زدگان کے لئے امریکہ سے ادویات۔ خوراک کی ایک بھاری مقدار معہ نرسوں اور ڈاکٹروں کے ہندوستان روانہ ہو جائیگی۔

امرتسر ۲ر فروری۔ کل ملک خضر حیات خان وزیر اعظم پنجاب نے امرتسر میں گلینسی میڈیکل کالج کی رسم افتتاحی ادا کی۔ پنجاب میں یہ تیسرا میڈیکل کالج ہے۔ پہلے کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج اور بالک رام میڈیکل کالج لاہور میں۔

لنڈن ۲ر فروری۔ فرانسیسیوں اور عربوں میں کئی دن کی کشیدگی اور جھڑپوں کے بعد مراکو کے شہر مراکش میں حالات پُرسکون ہو رہے ہیں عرب لیڈروں کو شکایت ہے کہ جنرل ڈیگال نے اپنے وعدے پورے نہیں کئے۔ مراکو کے مدینہ شہر میں فساد ہو گیا۔ جس میں کئی فرانسیسی اور عرب مارے گئے۔

واشنگٹن ۲ر فروری۔ امریکن سمندری دستوں نے کل مارشل کے جزیروں پر جو چڑھائی کی۔ اس میں کامیاب ہو گئے۔ چنانچہ ۲ جزیروں میں اپنے مورچے قائم کر لئے ہیں اگرچہ جاپانیوں نے زبردست مقابلہ کیا۔ مگر امریکی فوج کو معمولی نقصان پہنچا۔ ان جزیروں میں فوج کے اترنے سے پہلے جنگی ہوائی جہازوں نے شدید گولہ باری کی۔ اور ۱۰۰ سے زیادہ جاپانی ہوائی جہازوں کو تباہ کر دیا۔ انہی جزیروں سے جاپانیوں نے ۱۹۴۱ء میں اچانک پرل کی بندرگاہ پر حملہ کیا تھا۔ پیر کی صبح کو جاپان کے ایک چھوٹے سے دستے نے کنارے پر اترنے کی کوشش کی۔ مگر اسے سمندر میں دھکیل دیا گیا۔ امریکی فوج کے کمانڈر نے کہا ہے کہ امریکی فوجیں جلد سے جلد جاپان پہنچنے کی کوشش کریں گی۔ اس کیلئے جن جزیروں پر قبضہ کرنا ضروری ہوگا۔ انپر ضرور قبضہ کیا جائے گا۔ خواہ اسکے لئے کتنی ہی قربانی کرنی پڑے اور خواہ کتنا ہی وقت لگے۔

ماسکو ۳ر فروری۔ لینن گراڈ کے دریچے پر روسی حملہ نے ایک نئی صورت اختیار کر لی ہے۔ جرمن سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ رہے ہیں۔ اور روسی بڑی تیزی سے ان کا تعاقب کر رہے ہیں۔ روسیوں نے لوگا دریا پار کر لیا ہے۔ اور شہر لوگا کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ جو صرف ۱۴ میل دور رہ گیا ہے۔ روسی فوجیں اسٹونیا کی سرحد پر لڑ رہی ہیں۔

لنڈن ۳ر فروری۔ روم کے جنوب میں اتحادی فوجیں روم سے آنیوالی بڑی سڑک پر دو جگہ قابض ہو چکی ہیں۔ اب روم ۱۹ میل دور رہ گیا ہے۔ ۱۵ میل جنوب مغرب میں کچھ اور دستے ایک شہر میں گھس گئے ہیں۔